هدية
HADIYAH

مختصر

مسجدِ نبوی کی زیارت کے آداب واحکام

أردو

اردو

سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے، اور درود و سلام ہو ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ و سلم پر، آپ کے اہل بیت اور تمام صحابہ پر۔

اما بعد:

یہ ایک مختصر رسالہ ہے جس میں مسجدِ نبوی کی زیارت کے آداب واحکام بیان کیے گئے ہیں، ہم نے اس میں ان امور کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے جن کی عام طور پر مسجدِ نبوی کی زیارت کرنے والے کو ضرورت ہوتی ہے۔

ہم اللہ تعالٰی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اس عمل کو خالص اپنی رضا کے حصول کا ذریعہ بنائے اور اس کے ذریعے تمام مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے۔

علمی کمیٹی جمعیۃ خدمۃ المحتوی الاسلامی باللغات

مختصر
مسجدِ نبوی کی زیارت کے آداب واحکام

هدية
HADIYAH

1 مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت مستحب ہے اور اس کے لیے کوئی مخصوص وقت مقرر نہیں اور نہ ہی یہ حج کے اعمال میں شامل ہے۔ حاجیوں —— خواہ مرد ہوں یا عورتیں —— پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر یا بقیع قبرستان کی زیارت لازم نہیں ہے۔

2 محض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا جائز نہیں۔ عبادت کے ارادے سے خاص طور پر سفر کرنا صرف تین مساجد کے لیے مشروع ہے، قبروں کی زیارت کے لیے نہیں، جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

(لا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الحَرَامِ، وَمَسْجِدِي، وَمَسْجِدِ الأَقْصَى)

"تین مسجدوں کے علاوہ کسی اور جگہ کا رخت سفر نہ باندھا جائے: میری یہ مسجد (مسجدِ نبوی)، مسجد حرام اور مسجد اقصی۔" صحیح بخاری (1189)، صحیح مسلم (827) اور یہ لفظ صحیح مسلم کے ہیں۔ جو شخص مدینہ منورہ سے دور ہو، اس کے لیے محض قبرِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا جائز نہیں۔ البتہ مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا مشروع ہے۔ چنانچہ جب وہ وہاں پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کی اور آپ کے صحابہ کی قبروں کی زیارت کرے، یوں قبر نبوی کی زیارت مسجد نبوی کی زیارت کے تابع ہو جائے گی۔

عورت کے لیے نہ تو رسول اللہ ﷺ کی قبر کی زیارت مشروع ہے، اور نہ ہی کسی اور قبر کی، کیوں کہ نبی کریم ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ان سے نوحہ، عریانیت اور دیگر شرعی خلاف ورزیاں سرزد ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے، البتہ ان کے لیے یہ مستحب ہے کہ وہ مسجد میں ہوں یا کہیں اور، کثرت سے رسول اللہ ﷺ پر درود و سلام بھیجیں، کیونکہ وہ جہاں بھی ہوں، ان کا سلام نبی کریم ﷺ تک پہنچا دیا جاتا ہے؛ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

(لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا، وَلَا تَجْعَلُوا قَبْرِي عِيدًا، وَصَلُّوا عَلَيَّ؛ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِي حَيْثُ كُنْتُمْ)

"اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور میری قبر کو میلہ گاہ نہ بناؤ، اور مجھ پر درود بھیجو، تمہارا بھیجا گیا درود مجھ تک پہنچتا ہے تم چاہے جہاں بھی رہو"۔ اور نبی ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

(إنَّ لله ملائكةً سَيَّاحين في الأرضِ يُبَلِّغوني مِن أُمَّتِي السَّلامَ)

"اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو روئے زمین میں چلتے پھرتے ہیں، وہ میری امت کا سلام مجھے پہنچاتے ہیں۔

هدية HADIYAH

3. جب کوئی شخص مسجدِ نبوی شریف میں داخل ہو تو مستحب ہے کہ داخل ہوتے وقت اپنا دایاں پاؤں پہلے رکھے اور یہ دعا پڑھے: "اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔" دعا ایسے ہی پڑھے جیسے دوسری مسجدوں میں داخل ہوتے وقت پڑھتا ہے۔

4. مسجدِ نبوی ﷺ میں داخلہ کی کوئی مخصوص دعا نہیں ہے۔

5. پھر دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھے۔

6. اور اگر (نماز کا) ممنوعہ وقت نہ ہو تو دو دو رکعت کر کے جتنی چاہے نفل نمازیں پڑھ سکتا ہے؛ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(صَلاةٌ في مَسْجِدِي هذا خَيْرٌ مِن أَلْفِ صَلاةٍ فِيما سِواهُ، إلَّا المَسْجِدَ الحَرامَ)

"میری اس مسجد میں پڑھی گئی ایک نماز مسجدِ حرام کے علاوہ دیگر مسجدوں میں پڑھی گئی ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے"۔ صحیح بخاری (1190)، صحیح مسلم (1394)۔

اور بہتر ہے کہ اگر میسر ہو تو روضہ (ریاض الجنۃ) میں نماز پڑھنے کی کوشش کرے —جو کہ نبی اکرم ﷺ کے منبر اور حجرہ مبارک کے درمیان واقع ہے —؛ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

(مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ)

"میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کا حصہ جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے۔" صحیح بخاری (1195)، صحیح مسلم (1390)۔ اور اگر روضہ میں نماز پڑھنے کا موقع نہ ملے تو وہ مسجد کے کسی بھی حصے میں نماز ادا کر لے، یہ حکم انفرادی نماز کے بارے میں ہے، البتہ اگر جماعت کی نماز ہو تو اسے چاہیے کہ امام کے پیچھے پہلی صف میں نماز پڑھنے کا اہتمام کرے، کیونکہ اس بارے میں عمومی دلائل موجود ہیں۔

هدية
HADIYAH

8 اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر اور آپ کے صاحبین کی قبروں کی زیارت کا ارادہ کرے :

- تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کے سامنے ادب و وقار کے ساتھ کھڑا ہو جائے اور دھیمی آواز میں اس طرح سلام کرے: ”اے اللہ کے رسول! آپ پر سلامتی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں“۔ اگر سلام کرنے والا اپنے سلام میں یوں کہے: ”میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے پیغامِ رسالت پہنچا دیا، امانت ادا کر دی اور آپ نے راہِ الٰہی میں کما حقہ مجاہدہ بھی کیا اور امت کی بھرپور خیر خواہی فرمائی، اللہ آپ کو آپ کی امت کی جانب سے وہ بہترین اجر عطا کرے جو اس نے کسی نبی کو ان کی امت کی طرف سے عطا کیا“۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

HADIYAH هدية

- پھر تھوڑا سا دائیں جانب ہو کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سلام پیش کرے۔

- پھر تھوڑا سا مزید دائیں جانب ہو کر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو سلام پیش کرے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب رسول اللہ ﷺ اور آپ کے دونوں ساتھیوں کو سلام پیش کرتے تو عموماً ان الفاظ سے زیادہ نہ کہتے: "آپ پر سلامتی ہو اے اللہ کے رسول، آپ پر سلامتی ہو اے ابو بکر، اور اے میرے ابا آپ پر سلامتی ہو۔" پھر وہاں سے واپس لوٹ جاتے۔

- رسول اللہ ﷺ اور آپ کے دونوں ساتھیوں کی قبروں کے پاس زیادہ دیر کھڑے رہنا یا لمبی دعائیں کرنا مناسب نہیں ہے، اس فعل کو امام مالک رحمہ اللہ نے ناپسند کیا ہے اور فرمایا: یہ بدعت ہے، سلف (صحابہ وتابعین) نے ایسا نہیں کیا، اور اس امت کے بعد میں آنے والے لوگوں کی اصلاح اسی چیز سے ہو سکتی ہے جس سے اس کے اگلے لوگوں کی اصلاح ہوئی۔

- بعض زائرین نبی کریم ﷺ کی قبرِ مبارک کے پاس آواز بلند کرتے ہیں اور دیر تک کھڑے رہتے ہیں، یہ بھی خلاف شرع ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَرْفَعُوٓاْ أَصْوَٰتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ ٱلنَّبِىِّ وَلَا تَجْهَرُواْ لَهُۥ بِٱلْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَـٰلُكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ (٢) إِنَّ ٱلَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَٰتَهُمْ عِندَ رَسُولِ ٱللَّهِ أُوْلَـٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ ٱمْتَحَنَ ٱللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ ۚ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ﴾

"اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی کی آواز سے اوپر نہ کرو اور نہ اُن سے اونچی آواز سے بات کرو جیسے آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو، کہیں (ایسا نہ ہو کہ) تمھارے اعمال اکارت جائیں اور تمھیں خبر بھی نہ ہو۔
بے شک جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے پرہیز گاری کے لیے جانچ لیا ہے، اُن کے لیے مغفرت اور بڑا واب ہے۔"[الحجرات:2-3] اور اس لیے بھی کہ آپ کی قبر کے پاس دیر تک کھڑے رہنے اور بار بار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام پڑھنے سے بھیڑ میں اضافہ ہوگا اور آپ کی قبر کے پاس شور وغل بڑھے گا، جو ان احکام کے خلاف ہے جنھیں اللہ تعالی نے ان محکم آیتوں میں مسلمانوں کے لیے مشروع کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ و مردہ دونوں حالتوں میں قابل احترام ہیں، لہذا کسی مومن کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ آپ کی قبر کے پاس ایسا عمل کرے جو شرعی ادب کے خلاف ہو۔

- اسی طرح بعض زائرین اور دیگر لوگوں کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کے پاس خاص طور پر دعا کے لیے آنا، اور قبر کی طرف رخ کرکے ہاتھ اٹھا کر دعائیں کرنا یہ سارے امور سلف صالحین یعنی صحابۂ کرام اور ان کے نیک پیروکاروں کے طریقے کے خلاف ہیں، بلکہ یہ دین میں ایجاد کی گئی نئی بدعتوں کے مظاہر ہیں۔

- اسی طرح بعض زائرین آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجتے وقت اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر سینے پر یا سینے سے نیچے نمازی کی طرح ہیئت بناتے ہیں، تو یہ ہیئت آپ پر سلام کرتے وقت بنانا جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ عاجزی، انکساری اور عبادت کی کیفیت ہے، جو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے، جیسا کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے 'فتح الباری' میں علماء کے حوالے سے اس بات کو نقل کیا ہے۔

- کسی کے لیے بھی یہ جائز نہیں کہ وہ حجرہ کو چھو کر، اس پر ہاتھ پھیر کر، یا اس کے گرد طواف کر کے اللہ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرے، اور نہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی حاجت کو پوری کرنے، یا کسی مصیبت کو دور کرنے، یا مریض کو شفا دینے وغیرہ کا سوال کرے، کیوں کہ یہ ساری حاجتیں صرف اللہ تعالی سے مانگی جاتی ہیں۔

هدية HADIYAH

9 مدینہ منورہ آنے والے زائر کے لیے مستحب ہے کہ وہ اپنے قیام کے دوران مسجدِ قبا کی زیارت کرے اور وہاں (دو رکعت) نماز ادا کرے، کیونکہ نبی کریم ﷺ خود بھی سوار اور پیدل اس مسجد میں تشریف لاتے اور دو رکعت نماز پڑھا کرتے تھے۔ حضرت سہل بن حُنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(مَن تطَهَّرَ في بيتِهِ ثمَّ أتى مسجدَ قباءٍ ، فصلَّى فيهِ صلاةً ، كانَ لَهُ كأجرِ عمرةٍ).

”جس نے اپنے گھر میں وضو کیا، پھر مسجد قبا میں آکر نماز ادا کی تو اسے عمرے کے برابر اجر وثواب ملے گا۔“

10 اسی طرح مردوں کے لیے بقیع —— جو مدینہ کا قبرستان ہے —— نیز شہداء کی قبریں اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر کی زیارت کرنا مسنون ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی زیارت کرتے اور ان کے لیے دعا فرمایا کرتے تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد بھی ہے:

(كنتُ نهيتُكم عن زيارةِ القبورِ، ألَا فزُورُوها؛ فإنَّها تُرِقُّ القلبَ، وتُدمِعُ العينَ، وتُذَكِّرُ الآخِرةَ)

"میں نے تمھیں قبروں کی زیارت سے روکا تھا، چنانچہ اب ان کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ تمھیں آخرت کی یاد دلاتی ہے"۔ جب ان قبروں کی زیارت کرے تو وہی دعا پڑھے جو عام قبروں کی زیارت کے وقت پڑھی جاتی ہے: "ان گھروں (قبروں) کے مومن اور مسلمان مکینو! تم پر سلام ہو اور بلا شبہ اگر اللہ نے چاہا تو ہم بھی تم سے ضرور ملنے والے ہیں۔ ہم میں سے پہلے جانے والوں پر اور بعد میں جانے والوں پر اللہ رحم فرمائے، میں اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمھارے لیے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔

11 اس میں کوئی شک نہیں کہ قبروں کی زیارت کا اصل مقصد آخرت کو یاد کرنا، فوت شدگان کے ساتھ نیکی کا معاملہ کرتے ہوئے ان کے لیے دعا کرنا، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی پیروی کرنا ہے۔ یہی زیارت شرعی زیارت کہلاتی ہے۔

12 اگر قبروں کی زیارت کا مقصد ان کے پاس دعا کرنا، یا ان کی ذات، یا ان کے مرتبے اور مقام وغیرہ کے واسطے سے اللہ سے مانگنا ہو تو ایسی زیارت بدعت منکرہ ہے، نہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو مشروع کیا اور نہ ہی سلف صالحین نے اس پر عمل کیا، جہاں تک ان مردوں سے حاجت روائی یا بیماری کی شفایابی وغیرہ کا سوال کرنا ہے، تو یہ کھلا شرکِ اکبر ہے۔

هدية
HADIYAH

اے محترم قاری! اس موضوع سے متعلق چند من گھڑت (موضوع) احادیث پیش کی جا رہی ہیں تاکہ آپ ان سے واقف ہو جائیں اور ان کے دھوکے میں آنے سے بچ سکیں:

- "جس نے حج کیا اور میری زیارت نہیں کی اس نے مجھ پر ظلم کیا"۔

- "جس نے میرے مرنے کے بعد میری زیارت کی تو گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی"۔

- "جس نے ایک ہی سال میں میری اور میرے والد ابراہیم علیہ السلام کی زیارت کی، میں اللہ کے پاس اس کے لیے جنت کا ضامن ہوں"۔

- "جس نے میری قبر کی زیارت کی، اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو گئی"۔

یہ اور اس قسم کی حدیثیں نبی ﷺ سے ثابت نہیں ہیں۔ حافظ عقیلی نے فرمایا: "اس باب میں کوئی بھی حدیث صحیح نہیں ہے"۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے 'التلخیص' میں ان میں سے اکثر روایات ذکر کرنے کے بعد فرمایا: "اس حدیث کے سارے طرق ضعیف ہیں۔" حج یا عمرہ کی سنتوں یا ان کی تکمیل میں مسجد نبوی کی زیارت شامل نہیں ہے، چاہے وہ زیارت حج و عمرہ سے پہلے ہو یا بعد میں، کیونکہ مسجدِ نبوی کی زیارت ایک مستحب عمل ہے۔ لہٰذا اگر کوئی حاجی یا عمرہ کرنے والا مسجدِ نبوی کی زیارت نہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ حج و عمرہ اور مسجدِ نبوی کی زیارت کے درمیان کوئی شرعی تعلق نہیں، یہ الگ الگ عبادات ہیں۔ چنانچہ جو شخص حج یا عمرہ کرے، اس پر مسجدِ نبوی کی زیارت فرض یا واجب نہیں، اور جو مسجدِ نبوی کی زیارت کرے، اس پر حج یا عمرہ لازم نہیں۔ البتہ اگر کوئی شخص ایک ہی سفر میں حج، عمرہ اور مسجدِ نبوی کی زیارت کو جمع کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

مسجدِ نبوی کی زیارت سے متعلق خلاف ورزیاں

1. زیارت قبر رسول اللہ ﷺ کے وقت دیواروں اور لوہے کی سلاخوں پر ہاتھ پھیرنا اور کھڑکیوں میں برکت حاصل کرنے کی نیت سے دھاگے وغیرہ باندھنا۔
حالانکہ برکت ان کاموں سے حاصل ہوتی ہے جنھیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے مشروع قرار دیا ہے، خرافات اور بدعتوں سے برکت حاصل نہیں ہوسکتی۔

2. جبل احد کے غار اور مکہ مکرمہ میں غار ثور اور غار حرا کی زیارت کے لیے جانا، وہاں دھاگے وغیرہ باندھنا اور غیر مشروع دعائیں کرنا اور ان سب کاموں کے لیے تکلیفیں اٹھانا۔

یہ سارے بدعت کے کام ہیں، اور شریعت میں ان کی کوئی اصلیت نہیں۔

3. بعض جگہوں کے بارے میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ان کا تعلق رسول اکرم ﷺ سے رہا ہے، جیسے کہ اونٹنی کے بیٹھنے کی جگہ، انگوٹھی والا کنواں، حضرت عثمان کا کنواں، ان جگہوں کی زیارت کرنا اور برکت کے لیے یہاں کی مٹی لینا بدعت ہے۔

4. بقیع اور شہدائے احد کی قبروں کی زیارت کے وقت مردوں کو پکارنا، قبروں سے تقرب اور قبر والوں سے برکت حاصل کرنے کے لیے وہاں پیسے ڈالنا۔

یہ سب بڑی خطرناک غلطیاں ہیں، بلکہ شرک اکبر ہے، جیسا کہ علماء نے لکھا ہے۔ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ میں اس کے واضح دلائل موجود ہیں، اس لیے کہ عبادت صرف اللہ کے لیے خاص ہے، عبادت کی کوئی بھی قسم غیر اللہ کے لیے جائز نہیں، جیسے دعا، قربانی، نذر و نیاز وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

(وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ)

”انھیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں، اسی کے لیے دین کو خالص رکھیں“۔ [البینۃ: 5]

اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے، اور درود و سلام ہو ہمارے نبی محمد ﷺ پر، آپ کی آل اور تمام صحابہ کرام پر۔

HADIYAH
HAJI & MU'TAMR'S GIFT

هدية
هدية الحاج والمعتمر

www.hadiyah.org.sa